سوال

(22) نظر کا لگ جانا برحق ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا نظر برحق ہے؟ جیسا کہ ہمارے ہاں مشہور ہے کہ فلاں فلاں کی نظر لگ گئی، اس کی کیا حقیقت ہے؟ (عمران الٰہی، راولپنڈی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"العین حق""نظر (کا لگنا) حق ہے"(الصحیفہ الصحیحہ تصنیف ہمام بن منبہ: 131، صحیح بخاری: 5740وصحیح مسلم: 2187(5701)۔ مسند احمد 2/319ح 8245وسندہ صحیح ولہ طریق آخر عندابن ماجہ: 3507وسندہ صحیح ورواہ احمد 2/487)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"العین حق""نظر (کا لگنا) حق ہے"(صحیح مسلم: 2188(5702)

سیدنا حابس التیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"العین حق""نظر (کا لگنا) حق ہے"(سنن الترمذی: 2061وسندہ حسن، مسند احمد 4/67حیۃ بن حابس صدوق وثقہ ابن حبان وابن خزیمۃ کما یظہر من اتحاف المہرۃ 4/97 وروی عنہ یحییٰ بن ابی کثیر وھولا یروی الا عن ثقۃ عندہ)

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بنوجعفر (طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچوں) کو نظر لگ جاتی ہے تو کیا میں ان کو دم کروں؟ آپ نے فرمایا:

"نَعَم، فَإِنَّهُ لَوْكَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ"

"جی ہاں!اور اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی تو وہ نظر ہوتی۔ (السنن الکبریٰ 9/348 وسندہ صحیح، سنن الترمذی :2059 وقال :"حسن صحیح" وللحدیث شاھد صحیح فی صحیح مسلم 2198(5726)

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے) حکم دیا کہ نظر کا دم کرو۔ (صحیح بخاری :5738 وصحیح مسلم :2195(5720-5722)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کے (علاج کے)لیے دم کی اجازت دی ہے۔ (صحیح مسلم :2196(5724)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کے بارے میں فرمایا :

"اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ"

"اسے دم کراؤ کیونکہ اسے نظر لگی ہے"

(صحیح بخاری :5739 وصحیح مسلم :2197(5725)

سیدنا جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیان کردہ ایک حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگ جانے پر دم کی اجازت دی ہے۔ (دیکھئے صحیح مسلم :2198(5726)

سیدنا بریدہ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دم صرف نظر یا ڈسے جانے کی بنا پر ہے۔ (صحیح مسلم :220(527)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ"

"دم صرف نظر اور ڈسے ہوئے (کے علاج) کے لیے ہے"

(سنن ابی داود :3884) وسندہ صحیح ورواۃ البخاری :5705 موقوفا وسندہ صحیح والمرفوع صحیحان والحمد للہ)

سیدنا ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد سہل حنیف (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے غسل کیا تو عامر بن ربیعہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے انھیں دیکھا لیا اور کہا : میں نے کسی کنواری کو بھی اتنی خوبصورت جلد والی نہیں دیکھا۔ سہل بن حنیف (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) شدید بیمار ہوگئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا : تم اپنے بھائیوں کو کیوں قتل کرنا چاہتے ہو؟ تم نے برکت کی دعا کیوں نہیں کی؟

"إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ" "بے شک نظر حق ہے"

(موطا امام مالک 2/938 ح1810 وسندہ صحیح وصححہ ابن حبان الموارد :1424)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ نظر لگنے کا برحق ہونا متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ سورہ یوسف کی آیت نمبر (67) سے بھی نظر کا برحق ہونا اشارتاً ثابت ہے۔

نظر کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ نظر لگانے والے کے وضو (یا غسل) کے بچے ہوئے پانی سے اسے نہلایا جائے جسے نظر لگی ہے۔ دیکھئے موطا امام مالک (2/938 ح1810 وسندہ

صحیح) یا درج ذیل دعا پڑھیں :

"أعوذُ بكلماتِ اللهِ التامّةِ، مِن كُلِّ شيطانٍ وہامّةٍ، ومن كُلِّ عَيْنٍ لامّةٍ"

"اللہ کے پورے کلمات کے ساتھ اس کی پناہ چاہتا ہوں ہر ایک شیطان اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے"

(صحیح بخاری : 3371)(12/جنوری 2007ء)(الحدیث : 36)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد 1۔کتاب العقائد۔صفحہ 103

محدث فتویٰ